اسلامیات

سوال نمبر 1:-

مسلم اُمہ گزشتہ دور میں مختلف مسائل سے دوچار رہی ہے۔ اس صورتِ حال کے پیچھے کیا عوامل کارفرما تھے اور مستقبل میں اُمہ کے ممکنہ کردار کو آپ کس طرح دیکھتے ہیں۔ دلائل کے ساتھ وضاحت کریں۔

تعارف:

مسلم اُمہ ایک اجتماعی معاشرتی و تہذیبی تصور ہے جو عقیدے، اقدار اور مشترکہ تاریخ کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ ایک جغرافیائی وحدت کا نام نہیں بلکہ ایک فکری، اخلاقی اور روحانی نظام ہے جس کی بنیاد توحید، اخوت، عدل اور مساوات پر رکھی گئی ہے۔ قرآن مجید میں مسلم اُمہ کو خیر اُمت قرار دیا گیا ہے۔

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے
پیدا کی گئی ہے تم نیک باتوں
کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو"

(آل عمران)

تاہم گزشتہ چند صدیوں میں یہ اُمہ مختلف سیاسی، معاشی، فکری اور سماجی مسائل سے دوچار رہی ہے جس کے باعث اس کی عالمی حیثیت کمزور پڑی۔ ان مسائل کے پسِ منظر میں متعدد داخلی و خارجی عوامل کارفرما

عوامل کارفرما رہے ہیں۔ مستقبل میں مسلم امہ کا کردار ان ہی عوامل کے ادراک اور اصلاح سے وابستہ ہے۔

گزشتہ دور میں مسلم امہ کو درپیش مسائل کے اسباب

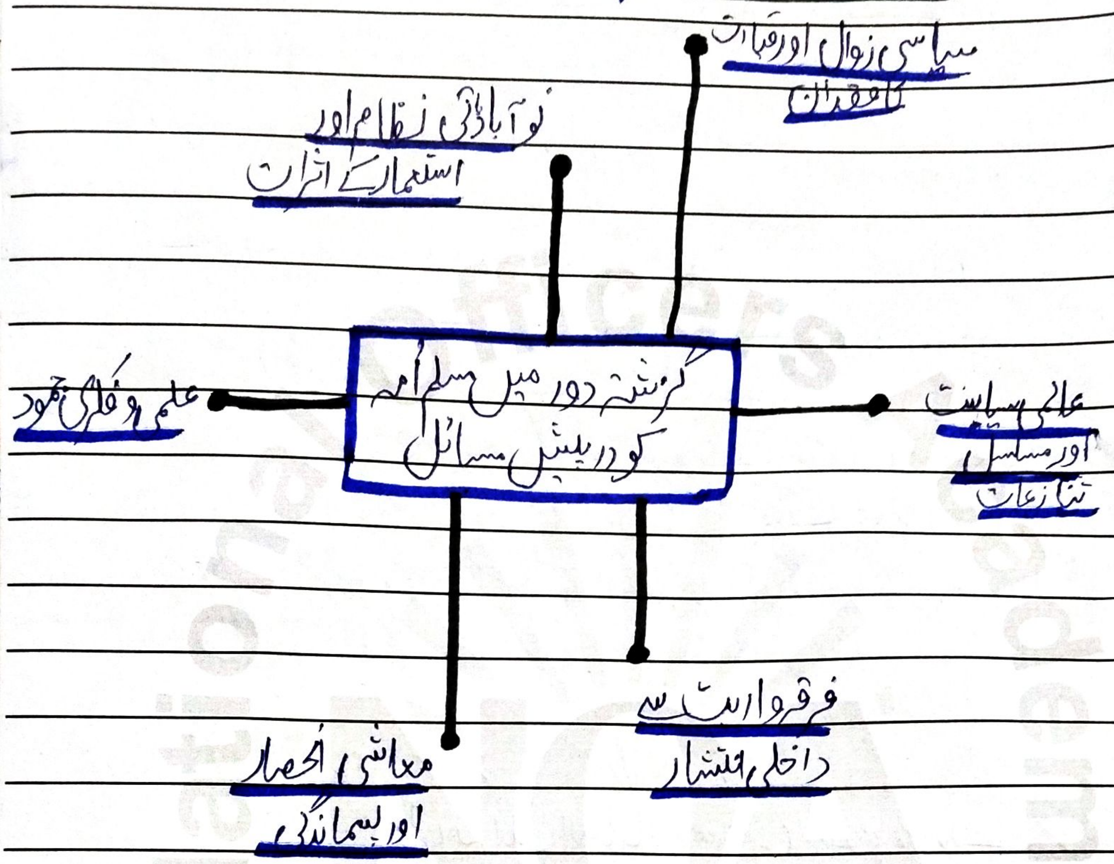

1. نوآبادیاتی نظام اور استعمار کے اثرات؛

یورپی طاقتوں نے مسلم دنیا کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر کے نہ صرف وسائل لوٹے بلکہ مقامی تہذیب، تعلیمی نظام اور سیاسی ڈھانچے کو بھی تباہ کر دیا۔ استعمار نے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی کے تحت مسلم معاشروں کو نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر تقسیم کیا۔ نوآبادیاتی نظام کے دور کے بعد بھی مسلم ممالک معاشی اور فکری طور پر مغرب پر انحصار کرتے رہے۔ جو جدید نوآبادیات کی شکل اختیار کر گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔

(بخاری)

2. فرقہ واریت اور داخلی انتشار:

مسلم امہ کے زوال میں فرقہ واریت نے انتہائی منفی کردار ادا کیا۔ اس نے مسلکی اختلافات کو شدت پسندی میں بدل دیا جس سے خونریزی، بدامنی اور انتشار پیدا ہوا۔ فرقہ واریت کے تصادم نے اجتماعی سوچ کو کمزور کیا اور امت کی توانائیاں تعمیری کاموں کے بجائے داخلی لڑائیوں میں ضائع ہو گئیں۔

3. سیاسی زوال اور قیادت کا فقدان:

خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد مسلم دنیا ایک مرکزی سیاسی قیادت سے محروم ہو گئی۔ یہ خلا مسلم امہ کے لیے سب سے بڑا دھچکا ثابت ہوا۔ قیادت کے فقدان نے نہ صرف وحدت کو نقصان پہنچایا بلکہ مسلم ممالک باہمی اختلافات کا شکار ہو گئے۔ سیاسی انتشار کے باعث مسلم ممالک میں فوجی آمریت، کمزور جمہوریت اور بیرونی مداخلت عام رہی۔ جس نے ریاستی اداروں کو کھوکھلا کر دیا۔

قرآن کریم قیادت کی اہمیت واضح کرتا ہے:

"اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے۔"

۴. علمی و فکری جمود:

مسلم تاریخ کا سنہرا دور علم و تحقیق سے وابستہ تھا۔ بغداد، قرطبہ اور قاہرہ علمی مراکز تھے۔ مگر وقت کے ساتھ اجتہاد کے دروازے بند ہو گئے اور تقلید غالب آ گئی۔ علمی زوال نے مسلم دنیا کو سائنسی، ٹیکنالوجی اور فکری میدان میں پیچھے دھکیل دیا۔

5. معاشی انحصار اور پسماندگی؛

اکثر مسلم ممالک قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود صنعتی ترقی سے محروم رہے۔ خام مال کی برآمد اور تیار شدہ اشیاء کی درآمد نے معاشی غلامی کو فروغ دیا۔ غربت، بے روزگاری اور طبقاتی فرق نے سماجی عدم استحکام کو جنم دیا اور ریاستی کمزوری میں اضافہ کیا۔

6. عالمی سیاست کے مسلسل تنازعات؛

فلسطین، کشمیر، عراق، شام اور یمن جیسے تنازعات مسلم امہ کیلئے مستقل چیلنج رہے۔ عالمی طاقتوں کے مفادات نے ان مسائل کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ جبکہ مسلم امہ مشترکہ موقف اختیار کرنے میں ناکام رہی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مومنوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رحم دلی اور ہمدردی میں ایک جسم کی طرح ہے۔"

مستقبل میں مسلم امہ کا ممکنہ کردار

1. علمی احیاء اور تعلیم؛

مسلم امہ اگر جدید علوم، تحقیق اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرے تو دوبارہ ترقی کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ قرآن کی پہلی وحی ہی علم پر مبنی تھی۔ علمی ترقی کے بغیر سیاسی خودمختاری ممکن ہے اور نہ معاشی استحکام۔ مسلمان ریاستوں کے رہنماؤں کو ایسے پلیٹ فارم مہیا ہونے چاہییں تاکہ وہ مسائل سے مشترکہ تحفظ، معاشی اور سائنسی ترقی کے میدانوں میں ان کی نمائندگی کر سکیں۔

National Academy TM
Where Dreams Come True

② سیاسی اتحاد اور ادارہ جاتی تعاون؛

او آئی سی جیسے اداروں کو موثر بنا کر مشترکہ خارجہ پالیسی اور اجتماعی مفادات کا تحفظ ممکن ہے۔ قرآن اتحاد کا حکم دیتا ہے۔ اتحاد اسلامی اور مسلم سیاسی اتحاد کے حامی سید جمال الدین افغانی نے اپنے رسالے **العروۃ الوثقیٰ** میں رائے دی کہ قومی ریاست اور امہ کے درمیان کوئی تضاد نہیں بلکہ بقائے باہمی کیلئے دونوں ایک دوسرے کیلئے ضروری ہے۔

③ محاسبہ / خود احتسابی؛

مسلمانوں کیلئے انتہائی اہم ہے کہ وہ اپنی ناکامی کو وجہ دوسروں کو نہ گردانیں بلکہ اپنا گریبان جھانکیں اب وہ وقت ہے کہ مسلمان خود احتسابی کریں اور اپنے مسائل کی تشخیص کریں اور ان کا عملی حل نکالیں۔

④ اخلاقی اور تہذیبی قیادت؛

اسلامی اقدار۔ عدل، دیانت، رواداری کو عملی طور پر نافذ کرکے مسلم امہ دنیا کیلئے اخلاقی نمونہ بن سکتی ہے حضرت محمدؐ آخری پیغمبر تھے۔ آپ کو پوری انسانیت کیلئے مبعوث کیا گیا۔ لہٰذا قرآن مجید میں آپ کے ذریعے تمام انسانوں کیلئے ایک پیغام ہے:

> **"کہو (اے پیغمبر!) اے لوگو! اللہ نے مجھے تم سب کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔"**

⑤ اجتہاد کی ضرورت؛

مسلم امہ اپنی اسلامی شناخت کو مضبوط کرتے ہوئے اقوام عالم میں اپنے لئے بہتر مقام پا سکتی ہے۔ جدید دور میں اسلام کے مطابق ترقی کے نئے طریقوں کو سمجھنے کیلئے اجتہاد اور تجدید کی ضرورت ہے

⑥ اسلامی نقطۂ نظر کی از سر نو ابھرتا:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کریں اور ان کو موجودہ دور کے تقاضوں کے تحت اس کا تجزیہ کریں۔ اسلام صرف ساتویں صدی کیلئے نہیں بلکہ یہ متحرک اور دائمی دین ہے جو تمام ادوار کیلئے یکساں طور پر قابل عمل ہے۔

⑦ انفارمیشن ٹیکنالوجی پر توجہ:

مسلمان تقریباً تعلیم کے ہر میدان میں دوسری اقوام سے کوسوں پیچھے ہیں اور اس طرح یہ دنیا کے تمام مسلمانوں کیلئے باعث تشویش ہے۔ مسلمانوں کو ایک ایسا نظام تعلیم رائج کرنے کی ضرورت ہے جو نہ صرف ان کی دینی اور روحانی ضروریات پورا کرے بلکہ عصری تقاضوں کو بھی پورا کرے۔

⑧ او آئی سی کا مؤثر کردار:

اسلامی تنظیم کو موجودہ تناظر میں اہم کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ مقصد تمام مسلم ممالک کو ایک ہی پلیٹ فارم پر لا کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس تنظیم میں عوامی روابط کو مؤثر کرنے کی ضرورت ہے۔ آج مسلم امہ ایمان کی کمزوری کا شکار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ ایمان کی مضبوطی کے ساتھ مشروط ہے۔

"تم ہی غالب رہو گے
اگر تم مومن ہو۔"

(آل عمران)

اختتامیہ کلام:

مسلم امہ کا قیام اس سرزمین میں ایک منصفانہ نظام اور اسلام کے پیغام کو پھیلانے کیلئے ضروری ہے۔ مسلم امہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ نماز، سماجی انصاف، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے روحانی اطمینان اور اعلیٰ اخلاقی اقدار قائم کرے۔ قرآن و سنت کی راہنمائی میں تعلیم، اتحاد، انصاف، عدل اور اخلاقی اقدار کو اپنایا جائے تو مسلم امہ نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی عظمت بحال کر سکتی ہے بلکہ عالمی امن اور انسانی فلاح میں بھی موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہیں حتی الامکان انصاف کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی شعوری بیداری اور اجتماعی عزم مسلم امہ کا روشن مستقبل ہے۔ قرآن مجید مسلمانوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیتا ہے۔

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو
ملک میں دسترس دیں تو نماز
قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور
نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے
کاموں سے منع کریں۔"

(الحج)

National Academy
Where Dreams Come True